بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815016879, E-Mail : ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ
حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہما کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 13 رنومبر 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج بدری صحابہ کا ذکر ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کا ذکر چل رہا تھا۔ حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ احد کے دن میرے والد کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال میں لایا گیا کہ آپ کا مثلہ کیا گیا تھا یعنی جسم کے اعضاء کاٹ دیئے گئے تھے خاص طور پر کان اور ناک۔ آپ کی میت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھی گئی تو کہتے ہیں کہ میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھانے لگا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ پھر لوگوں نے ایک عورت کی چیخنے کی آواز سنی تو کسی نے کہا کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی بیٹی ہیں ان کا نام حضرت فاطمہ بنت عمرو تھا یا یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کی بہن تھیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا مت رو کیونکہ فرشتے مسلسل اس پر اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: غزوہ احد کے شہداء کی نماز جنازہ کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ صحیح بخاری کی روایت میں حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ نہ ان کو نہلایا گیا اور نہ ہی ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کا جنازہ پڑھا۔ بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کا جنازہ غزوہ احد کے آٹھ سال بعد پڑھا۔ سنن ابن ماجہ میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دس دس شہداء کا جنازہ پڑھتے اور حضرت حمزہ کی میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی موجود رہتی جبکہ باقی شہداء کو لے جایا جاتا۔ سنن ابوداؤد میں ہے کہ ان کو ان کے خون یعنی زخموں سمیت دفنا دیا گیا اور ان میں سے کسی کی بھی نماز جنازہ نہیں ادا کی گئی۔ سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ عنہ لکھتے

ہیں کہ نماز جنازہ اس وقت ادا نہیں کی گئی۔لیکن بعد میں زمانہ وفات کے قریب آنحضرتؐ نے خاص طور پر شہدائے احد پر جنازہ کی نماز ادا کی۔

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کے لئے غزوہ احد کے چھ ماہ بعد قبر بنائی اور انہیں اس میں دفن کیا تو میں نے ان کے جسم میں کوئی تغیر نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملے تو آپ نے فرمایا اے جابر کیا بات ہے میں تمہیں غمگین دیکھ رہا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے اور وہ قرض اور اولاد چھوڑ گئے ہیں۔آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ دوں جس سے اللہ نے تمہارے والد سے ملاقات کی ہے۔میں نے عرض کی جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔آپ نے فرمایا اللہ نے کسی سے کلام نہیں کیا مگر پردے کے پیچھے سے لیکن اللہ نے تمہارے والد کو زندہ کیا اور پھر ان سے آمنے سامنے ہو کر کلام کیا اور فرمایا اے میرے بندے مجھ سے مانگ کہ میں تجھے دوں۔انہوں نے عرض کی کہ اے میرے ربّ مجھے دوبارہ زندہ کر دے تا کہ میں تیری راہ میں دوبارہ قتل کیا جاؤں۔اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ جو ایک بار مر جائیں وہ دنیا میں دوبارہ نہیں لوٹائے جائیں گے۔حضرت عبداللہ بن عمرو نے اللہ سے عرض کی کہ اے میرے ربّ میرے پیچھے رہنے والوں تک یہ بات پہنچا دے۔اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ یعنی جو اللہ کی راہ میں مارے گئے تم انہیں ہرگز مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ تو زندہ ہیں۔انہیں ان کے رب کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اگلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت ابودجانہ۔ان کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کی شاخ بنوساعدہ سے ہے۔حضرت ابودجانہ غزوہ بدر احد اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رہے۔حضرت ابودجانہ کا شمار انصار کے کبار صحابہ میں ہوتا تھا اور انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات میں نمایاں حیثیت حاصل تھی۔جب جنگ ہوتی تو حضرت ابودجانہ بہت شجاعت کا اظہار کرتے اور وہ کمال کے گھوڑ سوار تھے۔ان کے پاس سرخ رنگ کا ایک رومال تھا جسے وہ صرف جنگ کے وقت سر پر باندھتے تھے۔جب وہ سرخ رومال سر پر باندھتے تو لوگوں کو علم ہو جاتا کہ اب وہ لڑائی کے لئے تیار ہیں۔حضرت ابودجانہ کا شمار دلیر اور بہادر لوگوں میں ہوتا تھا۔محمد بن ابراہیم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابودجانہ جنگوں میں اپنے سرخ عمامے کی وجہ

سے پہچانے جاتے تھے اور غزوہ بدر میں بھی یہ ان کے سر پر تھا اور محمد بن عمر کہتے ہیں کہ حضرت ابودجانہ غزوۂ احد میں بھی اسی طرح شامل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور موت پر آپ سے بیعت کی۔ غزوہ احد کے دن حضرت ابودجانہ اور حضرت مصعب بن عمیر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھرپور دفاع کیا۔ حضرت ابودجانہ شدید زخمی ہو گئے تھے اور حضرت مصعب بن عمیر اس دن شہید ہوئے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن ایک تلوار پکڑی اور فرمایا۔ مَنۡ یَأۡخُذُ مِنِّی ھٰذَا۔ اسے مجھ سے کون لے گا؟ سب نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور ان میں سے ہر ایک نے کہا۔ میں۔ میں۔ آپ نے پھر فرمایا فَمَنۡ یَأۡخُذُہٗ بِحَقِّہٖ۔ کون اس کو اس کے حق کے ساتھ لے گا۔ حضرت انس کہتے ہیں اس پر لوگ رک گئے تو حضرت ابودجانہ نے کہا کہ میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔ حضرت انس کہتے ہیں کہ انہوں نے تلوار لی اور مشرکوں کے سر پھاڑ دیئے۔

ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ حضرت ابودجانہ نے پوچھا اس کا حق کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا اس سے کسی مسلمان کو قتل نہ کرنا۔ کسی کافر کے مقابل پر نہ بھاگنا۔ اس پر حضرت ابودجانہ نے عرض کیا میں اس تلوار کو اس کے حق کے ساتھ لیتا ہوں۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابودجانہ کو تلوار دی تو انہوں نے اس سے مشرکین کے سر پھاڑ دیئے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں کہ احد کی جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار پیش کی اور فرمایا یہ تلوار میں اس شخص کو دوں گا جو اس کا حق ادا کرنے کا وعدہ کرے۔ بہت سے لوگ اس تلوار کو لینے کے لئے کھڑے ہوئے آپ نے ابودجانہ انصاری کو وہ تلوار دی۔ ایک جگہ مکہ والوں کے کچھ سپاہی ابودجانہ پر حملہ آور ہوئے۔ آپ نے دیکھا کہ ایک سپاہی سب سے زیادہ جوش کے ساتھ لڑائی میں حصہ لے رہا ہے۔ آپ نے تلوار اٹھائی اور اس کی طرف لپکے لیکن پھر اس کو چھوڑ کر واپس آ گئے۔ آپ کے کسی دوست نے پوچھا کہ آپ نے اسے کیوں چھوڑ دیا تو انہوں نے کہا کہ جب میں اس کے پاس گیا تو اس کے منہ سے ایک ایسا فقرہ نکلا جس سے مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ مرد نہیں عورت ہے۔ ابودجانہ نے کہا میرے دل نے برداشت نہ کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی تلوار کو ایک کمزور عورت پر چلاؤں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ غرض آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عورتوں کے ادب اور احترام کی ہمیشہ تعلیم دیتے تھے جس کی وجہ سے کفار کی عورتیں زیادہ دلیری سے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتی تھیں مگر پھر بھی مسلمان ان باتوں کو برداشت کرتے چلے جاتے تھے۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودجانہ کے پاس لوگ آئے جبکہ آپ بیمار تھے لیکن آپ کا چہرہ بہت چمک رہا تھا۔کسی نے پوچھا کہ آپ کا چہرہ کیوں چمک رہا ہے تو حضرت ابودجانہ نے کہا میرے اعمال میں سے میرے دو کام ایسے ہیں جو میرے نزدیک بہت زیادہ وزنی اور پختہ ہیں پہلا یہ کہ میں کبھی ایسی بات نہیں کرتا جس کا مجھ سے تعلق نہ ہو دوسرا یہ کہ میرا دل مسلمانوں کے لئے ہمیشہ صاف رہتا ہے۔حضرت ابودجانہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔ مسیلمہ کذاب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مدینہ پر لشکر کشی کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکر نے اس کی سرکوبی کے لئے 12 ہجری میں لشکر روانہ کیا۔حضرت ابودجانہ بھی اس لشکر کا حصہ تھے حضرت ابودجانہ نے جنگ یمامہ میں سخت لڑائی کی اور شہادت کا رتبہ حاصل کیا۔

حضور انور نے خطبہ کے آخر میں ایک شہید مکرم محبوب خان صاحب ابن سید جلال صاحب ضلع پشاور جن کو مخالفین احمدیت نے 8/نومبر 2020ء کو صبح آٹھ بجے شیخ محمد گاؤں پشاور میں فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔اسی طرح فخر احمد فرخ صاحب مربی سلسلہ اور ان کے بیٹے احتشام عبداللہ (وقف نو) ان دونوں باپ بیٹے کی یکم نومبر 2020 کو روڈ ایکسیڈنٹ میں موقع پر ہی وفات ہوگئی تھی۔انا للہ وانا الیہ راجعون اور مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب ابن میاں عبداللطیف صاحب ربوہ، 14 ستمبر کو ان کی 92 سال کی عمر میں وفات ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ان مرحومین کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے نیز دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔اور نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. عِبَادَ اللّٰهِ رحمكم اللّٰه اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔

Khulasa Khutba Juma Huzoor Anwar (aba) 13th - NOVEMBER - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB